Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۹ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل دوپہر تک تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت قدرے بہتر رہی مگر پھر شدید بے چینی اور ضعف شروع ہو گیا۔

احباب جماعت خاص درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم حکیم عبدالرحمن شاہ صاحب جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ہیں ۲۱ اپریل سے جسم کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دنیا میں پھیلے گی

اگر اس کے پھیلانے والے اور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟

"تم رُوحانی قویٰ میں ورزش کر کے رُوحانی پہلوان یعنی صادق مومن بنو۔ جو شخص اپنی نشو و نما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبہ کو بھی درست نہیں کر سکتا۔ پس قوتِ رُوحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی، رسول سب ایک ایک ہو کر ہی آئے ہیں مگر وہ صادق اور جاذب تھے۔ مال کی غریبی اور کمزوری جُدا چیز ہے رُوحانی قوت ہونی چاہیئے۔ ہاں کشش میں بھی وہی سعادت مند ہوتے ہیں جن کو کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا ہے۔ اگر خوب گرم ہے تو سَو گاڑی بھی لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُر تاثیر مومن بنو۔ اِس ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دُنیا میں پھیلے گی۔ پھر اگر طاقت والے اور اس کے پھیلانے والے اور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟

اب سوال یہ ہو گا کہ طاقت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صادق اور یکّا بندہ بن جاوے تاکہ کسی زلزلہ سے برگشتہ اور مُنہ پھیرنے والا نہ ہو۔۔۔ پس خدا تعالیٰ کے خاص بندوں اور غیروں میں اتنا فرق ہوتا ہے کہ قوتِ ایمانی اور استقامت ایسی ہو کہ کسی رکاوٹ شدید سے باز نہ رہے۔ اس صفت سے جس کو جتنا حصہ ملا ہے اتنا ہی وہ برکت کا موجب ہو گا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تبدیلی کے واسطے تین باتیں یاد رکھو:۔

(۱) نفسِ امّارہ کے مقابل پر تدابیر اور جدّ و جہد سے کام لو۔

(۲) دعاؤں سے کام لو۔

(۳) سُست اور نکمّا نہ بنو اور تھکو نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۲۲ ، ۲۲۳)

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں توسیع

عہدیداران جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مالی سال رواں میں مزید دس ایام کی توسیع فرما دی ہے۔ اس لئے ماہ مئی/ہجرت کے شروع میں بھی وصولی کیلئے کوشش جاری رکھی جائے اور چندہ عام/حصہ آمد/چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصول شدہ جملہ رقوم مع تفصیل زیادہ سے زیادہ ۱۰ مئی/ہجرت کو دس بجے صبح تک ربوہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروا دی جائیں بعد میں موصول ہونے والی رقوم سال رواں میں محسوب نہیں ہوں گی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ر شہادت ۱۳۵۵ھش
۲۹ر اپریل ۱۹۷۶ء

اہلِ حق کا ایک بُنیادی وصف

یہ امر قرآن مجید کی رُو سے دو اور دو چار کی طرح ثابت شدہ ہے کہ مامورینِ الٰہی کی ضرور مخالفت کی جاتی ہے اور کی بھی جاتی ہے انتہائی شدید۔ اور پھر یہ مخالفت اور اس کی آڑ میں ہونے والے مظالم مامورینِ الٰہی کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتے ہیں کیونکہ جوں جوں مخالفت شدت اختیار کرتی جاتی ہے مامورینِ الٰہی کی شہرت پھیلتی چلی جاتی ہے اور سعید رُوحیں کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر کے مامورینِ الٰہی کی طرف کھنچی چلی آتی اور قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوتی چلی جاتی ہیں۔

مخالفت اس نقطۂ نگاہ سے تو مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کے حق میں از حد مفید ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ مخالفت کے شدت اختیار کرنے کے زمانہ میں مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی مشکلات و مصائب میں بھی اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ وہ ان مشکلات و مصائب کو کمالِ صبر اور استقامت کے ساتھ برداشت کریں اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے منتظر رہیں۔ یہ صبر اور یہ استقامت اُن سے اس لئے ظہور میں آتی ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں کمالِ بہادری اور شجاعت کے بے نظیر اوصاف سے متصف کر دکھاتا ہے۔ اُن پر مشکلات و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوتے ہیں پھر بھی وہ قطعاً ہراساں یا مایوس نہیں ہوتے اور اس لئے مایوس نہیں ہوتے کہ ان کے کانوں میں پیہم اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کی آواز آ رہی ہوتی ہے۔ خوف اُن کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ اُن میں بے خوفی اور شجاعت و پامردی کی یہ کیفیت خداداد ہوتی ہے اور روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس آخری زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے۔ ضرور تھا کہ آپ کی بھی مخالفت کی جاتی۔ چنانچہ مخالفت ہوئی اور بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ ہوئی لیکن یہ مخالفت اپنی تمام تر شدت کے باوجود آپ کو اور آپ کے متبعین کو ذرّہ بھر بھی خوفزدہ نہ کر سکی بلکہ آپ نے بیانگِ دُہل ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اب جبکہ مَیں نے اِس حد تک بات کو پہنچایا ہے تو مَیں جانتا ہوں کہ سبھی بھی میرے مخالف ہوں گے۔ لیکن مَیں کسی کی مخالفت سے کب ڈر سکتا ہوں جبکہ خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ اگر یہ دعویٰ میری اپنی تراشی ہوئی بات ہوتی تو مجھے ادنیٰ سی مخالفت بھی تھکا کر بٹھا دیتی۔ مگر یہ میرے اختیار کی بات نہیں۔ ہر سلیم الفطرت کو جس طرح وہ چاہے سمجھانے کے لئے مَیں تیار ہوں اور اس کی تسلّی کے لئے ہر جائز اور مسنون راہ مَیں اختیار کر سکتا ہوں۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے لئے مسلمان اپنے اعتقاد کے موافق اور عیسائی اپنے خیال پر منتظر تھے۔ یہی وہ وقت ہے جس کا وعدہ تھا۔ اب آنے والا آ گیا خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ خدا تعالیٰ اپنے بھیجے ہوئے لوگوں کی تائید میں زبردست نشان ظاہر کیا کرتا ہے اور دلوں کو منوا دیتا ہے۔ جو کچھ مسیح موعود کے لئے مقدر تھا وہ ہو گیا۔ اب کوئی مانے نہ مانے مسیح موعود آ گیا اور وہ مَیں ہوں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۸۵ فرمودہ ۱۹ر اپریل ۱۹۰۱ء)

اسی طرح آپ نے کمال بے خوفی اور بے جگری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ضمن میں فرمایا:۔

"مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی رُوح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمّت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ مَیں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ مَیں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندوں کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ مَیں اُس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اُس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اُس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اُس کا جلال چمکے اور اُس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دُکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔" (انوار الاسلام صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

الغرض مامورینِ الٰہی اور اُن کے متبعین کا ایک بنیادی وصف وہ ہمّت اور شجاعت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بطورِ خاص عطا کی جاتی ہے۔ اپنے اِس بنیادی وصف کے بل پر ہی وہ بڑے بڑے مہیب ابتلاؤں میں بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور ان میں سے اسی طرح سرخرو ہو کر نکلتے ہیں جس طرح سونا آگ میں پڑنے کے بعد کندن بن کر نکلتا ہے۔ آج ہم پر بھی ایک ابتلاء کا وقت ہے، خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہماری تائید میں زبردست نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین اور آسمان میں، مشرق اور مغرب میں نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور خدائی تصرف کے ماتحت دل قبولِ حق کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

ایک مجاہدِ تحریکِ جدید کی وفات

عمر بھر کر کے دین کی خدمت
بدر سلطان ہو گئے رُخصت

حرکتِ قلب بند ہوتے ہی
کُھل گیا یک بیک درِ جنّت

لِلّٰہِ الحمد سترپوش ہوئی
حق تعالیٰ کی چادرِ رحمت

ہم کو صبرِ جمیل دے یا رب
اور دے اُس کو رفعت و قُربت

اُس کی اولاد پہ کرم فرما
دین و دنیا میں ان کو دے عزّت

مشکلیں ان کی ساری کر آساں
کھول دے ان پہ ہر درِ نعمت

اس کی اولاد بھی ہے اے مولا
خاتم المرسلینؐ کی اُمّت

اب ترے ہاتھ میں ہے اے ہادی
ان کی تعلیم اور تربیت

ان پہ فضل و کرم کی بارش کر
رکھ انہیں زیرِ سایۂ رحمت

ان کو وابستۂ خلافت رکھ
کہ خلافت ہے مظہرِ قدرت

قیس مینائی کی دُعا سُن لے
کھول دے اب درِ قبولیّت

آمین ثمّ آمین

(رقیہ مینائی۔ کراچی)

یتامیٰ کے حقوق

(مکرم طارق محمود صاحب شاہد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

کسی قوم میں شجاعت بہادری اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس قوم میں یتامیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی روح پیدا کی جائے کیونکہ سب سے بڑی چیز جو عام طور پر انسان کو جان دینے سے روکتی ہے وہ اس بات کا غم اور فکر ہوتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد میری اولاد کا کیا بنے گا۔ اگر معاشرہ میں یہ روح پیدا کر دی جائے کہ یتامیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں کسی حال میں بھی غفلت اور سستی نہیں کرنی تو قوم میں شجاعت اور بہادری بڑھے گی اور قوم ملک اور دین کی خاطر جان تک کی قربانی دینے میں کوئی شخص ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گا۔

قرآن کریم نے یتامیٰ کے متعلق بڑے تفصیلی احکامات دئے ہیں اور ان کے بہت سے حقوق قائم کئے ہیں۔ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ ان حقوق کا علم حاصل کرے اور پھر پوری کوشش کرکے ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یتامیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔

ایک موقعہ پر ایک یتیم بچہ اکیلا رہ گیا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ اس بچہ کو اپنے گھر لے جائے اور اس کی پرورش خود کرے۔ یہ معاملہ اتنا بڑھا کہ فیصلہ کے لئے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سننے کے بعد فرمایا کہ اس یتیم بچہ کو لایا جائے پھر جس شخص کے پاس وہ رہنا چاہے وہی اسے اپنے ہمراہ لے جائے اور اس کی پرورش کا بندوبست کرے لیکن آج حالات بدل گئے ہیں لوگ قسم قسم کے بہانے بنا کر یتامیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس روح کو جو صحابہؓ میں تھی دوبارہ امت مسلمہ میں قائم کیا جائے تا یتامیٰ کے حقوق کی ادائیگی کا بندوبست ہو سکے۔

قرآن کریم نے یتامیٰ کے متعلق اصولی تعلیم یہ دی ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى
قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ
وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ
(البقرہ)

یعنی لوگ یتامیٰ کے (حقوق کے) متعلق سوال کرتے ہیں تو ان سے کہہ دے کہ ان کی اصلاح کرنا بہت اچھا کام ہے اور اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملا لو تو وہ ان کی حیثیت تمہارے دینی بھائیوں کی ہوگی۔

اس آیت میں ایک تو یہ بتایا ہے کہ یتامیٰ کی پرورش ایسے رنگ میں کرو کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اصلاح ہو اور وہ ایک کامیاب زندگی گذارنے کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ یتیم سے سلوک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کے نتیجے میں اس کی تربیت اور اصلاح ہو۔ گویا اس آیت میں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ یتامیٰ سے بے جا لاڈ پیار کیا جائے یا انہیں خواہ مخواہ ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی رہے کیونکہ ان ہر دو قسم کے سلوک سے بچے کی اصلاح نہیں ہوگی بلکہ وہ بگڑ جائے گا۔ پس یتیم سے سلوک کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ اس کی پرورش اس طور پر ہو کہ اس کے نتیجہ میں وہ ایک اصلاح یافتہ فرد کی صورت اختیار کر جائے۔ دوسری بات اس آیت میں یہ بتائی ہے کہ اگر تم یتامیٰ کو اپنے ساتھ اپنے گھروں میں رکھو تو پھر ان سے نوکروں والا سلوک نہیں کرنا بلکہ اس صورت میں تمہارا یہ فرض ہوگا کہ تم انہیں اپنے بھائی بنا کر رکھو اور بھائیوں جیسا سلوک ان سے کرو۔

یتیم کے حقوق کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک عظیم الشان احسان کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى
(الضحیٰ)

یعنی کیا خدا نے تجھے یتیم پا کر تیری حفاظت نہیں کی۔ اس کے بعد اسی سورت میں آپ کو حکم دیا کہ

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ

یعنی آپ کا فرض ہے کہ یتیم سے ہر حال میں اچھا سلوک کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم دیا ہے کہ وہ یتیم سے حقارت اور تحقیر کا سلوک کرنے سے مجتنب رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ
اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ
(مسلم کتاب البر والصلۃ)

یعنی کسی شخص کے برا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

عربی زبان میں قَهَرَهُ کے ایک معنی غَلَبَهُ کے بھی ہوتے ہیں چنانچہ دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ یتیم کو خواہ مخواہ ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔ قہر کا لفظ عربی زبان میں کسی کی رضامندی کے خلاف کوئی کام کروانے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ تیسرا حکم ہمیں اس آیت میں یہ دیا گیا ہے کہ یتیم کی رضامندی اور پسندیدگی کے خلاف اس سے کوئی کام نہیں کروانا۔ مفردات امام راغب میں قہر کے ایک معنی ذلت کے بھی کئے گئے ہیں چنانچہ چوتھا حکم اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دیا ہے کہ یتیم کو ذلیل نہیں کرنا۔ نہ اس سے کوئی ایسا کام کروانا ہے جس پر وہ اپنی ذلت محسوس کرے اور نہ اسے ایسے نام سے پکارنا ہے جس میں اسے اپنی ذلت محسوس ہو۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے یہ سوال کرے گا کہ میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا میں ننگا تھا اور تم نے مجھے لباس نہیں دیا۔ اس پر لوگ عرض کریں گے کہ اے خدا تو تو سب حاجات سے بالا ہے تجھے کب کھانے اور پینے کی ضرورت تھی کہ ہم تجھے کھلاتے اور پلاتے اور تیرے لئے لباس مہیا کرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا اور فلاں بندہ پیاسا تھا اور فلاں بندے کے پاس لباس نہیں تھا۔ اگر تم ان کی حاجات پوری کرتے تو یہ ایسا ہی تھا جیسا کہ تم میری حاجات پوری کرتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ یتیم اور مسکین کی پرورش یا عدم پرورش کو اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ پس یتیم کے حقوق کی ادائیگی کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یتیم کی عزت و احترام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور جو لوگ دنیا میں یتیم کا اکرام نہیں کرتے آخرت میں انہیں سزا دی جائیگی اور کہا جائے گا

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ
الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ
(الفجر)

یعنی تمہیں اس وجہ سے سزا دی جا رہی ہے کہ تم دنیا میں یتیم کی عزت و تکریم نہیں کرتے تھے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے تھے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں اٹھا کر فرمایا:۔

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ

یعنی میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا شخص اسی طرح ایک دوسرے کے قریب ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں آپس میں ساتھ ساتھ ہیں پس یتیم کی پرورش قرب حبیب کا موجب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق تواریخ میں لکھا ہے کہ آپ یتامیٰ کی پرورش کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے اور خود آٹے کی بوریاں اٹھا کر یتامیٰ کے گھروں میں چھوڑ آیا کرتے تھے بعض لوگ یتامیٰ کا مال کھا جاتے ہیں اور ان کی پوری طرح سے حفاظت نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح ہدایت فرمائی ہے کہ یتامیٰ کے مال کو حفاظت سے رکھنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہیئے اور جب وہ جوان ہو جائیں تو وہ مال ان کے حوالے کر دینا چاہیئے۔ فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ
إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

(الاسراء)

یعنی یتیم کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں (اور اس مال کو استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں) اور ان لوگوں کے متعلق جو یتامیٰ کا مال کھا جاتے ہیں بطور وعید کے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ
الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ
فِي بُطُونِهِمْ نَارًا۔

(النساء)

یعنی جو لوگ ظلم کرتے ہوئے یتامیٰ کا مال کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

اس کمزور طبقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر ہمدردی غمخواری کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں خدا کی عبادت کو ضروری قرار دیا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا اور عزیزوں سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی وہاں یتامیٰ سے ہمدردی اور نیک برتاؤ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے مثلاً سورۃ بقرۃ میں فرمایا ہے

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

یعنی خدا کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے حسن سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتامیٰ سے بھی اچھا سلوک کرو۔

اسی طرح یتامیٰ کی پرورش کی ترغیب دلاتے ہوئے حقیقی مومنین کی شان یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ فرمایا:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ
حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا
وَأَسِيرًا۔

(الدھر)

یتیموں سے برا سلوک کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے شدید تنبیہہ کی ہے اور فرمایا ہے کہ ان کا حال بھی ان لوگوں کی طرح ہے جو جزا سزا کے دن کے منکر ہیں۔ جس طرح جزاء سزا کے منکر لوگ اعمال کرتے وقت یہ خیال نہیں رکھتے کہ ایک دن ان سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اسی طرح وہ لوگ جو یتامیٰ سے برا سلوک کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے اس عمل پر ان سے کوئی بازپرس نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یتامیٰ سے حسن سلوک نہیں کرتے قیامت کے دن ان سے اس معاملہ میں بازپرس کی جائے گی۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ
بِالدِّينِ ۔ فَذَٰلِكَ الَّذِي
يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۔

(الماعون)

یعنی وہ شخص جو یتیم کو دھکے دیتا ہے وہی ہے جو جزا سزا کا انکار کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرما کر اس دنیا میں مبعوث کیا تھا۔ آپ یتامیٰ کے لئے مجسم رحمت تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آں ترحم ہا کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے جو شفقت و مہربانی کا سلوک دیکھا وہ کسی نے اس جہاں میں اپنی ماں سے بھی نہیں پایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع ہم سب پر فرض ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم یتامیٰ سے ہمیشہ ہی حسن سلوک کریں تا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل فرمائے۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں امریکن وفد کی شرکت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کرنے والے امریکن احمدی مردوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۷۳ء میں جب پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر احباب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے کہا گیا تو صرف سات احباب تیار ہو سکے مگر ان کی وہاں سے دلچسپی پر جس رنگ میں انہوں نے ربوہ کے روحانی ماحول اور وہاں خدائی فضلوں اور رحمتوں کے مشاہدات کا تذکرہ کیا اس سے دوسرے احباب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ ۷۴ء میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ۲۳ تھی (۱۱ مرد اور ۱۲ عورتیں) امسال تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۲ تک پہنچ گئی۔

بیالیس افراد پر مشتمل ایک قافلہ جس کے امیر برادرم مظفر احمد صاحب ظفر تھے مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل بذریعہ طیارہ نیویارک سے روانہ ہو کر پاکستان پہنچا (اس قافلہ میں ۲۳ مرد، ۱۲ عورتیں اور ۷ بچے شامل تھے) دو بہنیں مسز مریم ساجدہ اور ایک عیسائی خاتون مسز سارہ لیبرزمین پہلے ہی ربوہ پہنچ چکی تھیں۔ ان کے علاوہ بعض پاکستانی دوست انفرادی طور پر بھی امریکہ سے شریک جلسہ ہوئے اس لحاظ سے تعداد اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

بہر حال یہ افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" اور بانی "مون کی فتح عظیم بانوت مون کی فتح عظیم کی صداقت کا ایک زندہ اور تازہ نشان بنکر اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

امریکہ جیسے مادیت پرست اور روحانیت سے یکسر عاری ملک سے اتنی بڑی تعداد میں احباب کا محض رضائے الٰہی کی خاطر ہزار میل کی مسافت طے کر کے اور سفر کی تمام زحمتیں اور مشکلات برداشت کرتے ہوئے جلسہ میں شریک ہونا کوئی معمولی بات نہیں پھر مزید یہ کہ اس ملک میں وقت کی قدر وقیمت باقی ملکوں سے بہت زیادہ ہے یہاں ہر گھنٹہ بلکہ ہر منٹ قیمتی ہے۔ اجرت گھنٹوں کے کام کے حساب سے ملتی ہے نہ کہ ماہوار تنخواہ کے حساب سے اور انسان کی ایک گھنٹہ کی غیر حاضری اسے کئی ڈالروں سے محروم کر دیتی ہے۔ لیکن یہ مخلصین جنہوں نے رسول پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپ کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے سعادت حاصل کی ہے اور جس کے نتیجہ میں ان کے دل روحانیت اور نور ایمان سے منور ہو چکے ہیں۔ ان سب باتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ یہاں سے اس مقدس اور بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔

ربوہ میں جلسہ سالانہ کی برکات سے متمتع ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور آپ کے روح پرور اور زندگی بخش خطابات سے مستفیض ہوئے اور خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد جو ان ایام میں ہر وقت جماعت احمدیہ کے شامل حال رہتے ہیں یہ قافلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مسکن اور جماعت احمدیہ کے ابتدائی مرکز قادیان بھی گیا اور وہاں مقامات مقدسہ کی زیارت اور مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ اور بیت الدعا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے انہیں خصوصی دعائیں کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اس مقدس بستی میں مقیم چند ہزار درویشان احمدیت کے اخلاص و عقیدت اور ان کے جذبۂ ایثار و قربانی سے وہ بے حد متاثر ہوئے اور یہ امر ان کے لئے روحانی سکینت اور ایمان و عرفان میں غیر معمولی اضافہ کا باعث بنا۔

یہ قافلہ ربوہ اور قادیان کے روحانی فیوض سے مالا مال ہونے کے بعد مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۷۶ء بروز ہفتہ واپس امریکہ پہنچ گیا۔ نیویارک ایئرپورٹ پر ان کے استقبال کے لئے خاکسار، مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ نیویارک، اور جماعت کے متعدد احباب مرد و زن موجود تھے۔ کسٹم اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد جب یہ دوست باہر تشریف لائے جہاں ایئرپورٹ پر موجود احباب نے انکا والہانہ استقبال کیا۔ قافلہ کے اکثر دوست مشن ہاؤس میں تشریف لائے جہاں ان کے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد مختصر تقریب میں خاکسار نے قافلہ کے اراکین کو بخیر و عافیت واپسی پر خوش آمدید کہا اور جلسہ سالانہ میں شرکت پر مبارکباد پیش کی۔ جس کے جواب میں مکرم برادرم مظفر احمد صاحب امیر قافلہ نے اخلاص اور عقیدت میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور بتایا کہ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ و متعنا بطول حیاتہ نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے محبت اور قربانی لہذا احباب جماعت کے اندر یہ جذبہ پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا کیا مقابلہ
۲۰ فیصد
بلا ٹیکس منافع

آپ اپنے ہر سو روپے کے عوض حسب ذیل رقم وصول کر سکتے ہیں

چار سال بعد ۱۶۵ روپے
پانچ سال بعد ۱۹۰ روپے
چھ سال بعد ۲۱۵ روپے
سات سال بعد ۲۴۰ روپے اور
۱۴ سال بعد ۵۷۶ روپے
آپ اپنی رقم تین ماہ کے بعد جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں
ایک سال کے بعد روپیہ واپس لینے پر بھی آپ ۹ سے ۱۹ فیصد تک منافع حاصل کر سکتے ہیں
… کے مرکز، ڈاک خانے یا بینک میں تشریف لایئے

نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ
بونس ڈیپازٹ اکاؤنٹ
NATIONAL SAVINGS

United CDNS 2/76 RIO (K) PID

فوری توجہ کی ضرورت

یکم مئی ۱۹۷۶ء (ہجرت ۱۳۵۵ھش) سے وقف جدید کے اخراجات کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں رقوم کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ لہذا امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان مال وقف جدید سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی وقف جدید کے چندہ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔ نیز یہ کہ مزید وصولی کی طرف توجہ فرمائی جائے اور اگر وعدہ جات ابھی نہ بھجوائے گئے ہوں تو فوری طور پر بھجوائے جائیں کیونکہ نئے سال کے آغاز پر چار ماہ یعنی سال کا ایک تہائی گزر چکا ہے۔ لہذا احباب کی فوری اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقف جدید

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے والد محترم ذوالفقار علی صاحب محلہ دارالنصر غربی ۹ راپریل بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے بقضائے الٰہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(شفاقت حیات نیر دارالنصر غربی ربوہ)

۲۔ مورخہ ۱۹ رفروری ۱۹۷۶ء کو محترمہ امۃ الحمید صاحبہ زوجہ حشمت اللہ صاحب ملک آف امریکہ اپنے والد محترم بابو فیض محمد صاحب سکنہ ساہیوال کے ہاں ایک عرصہ بعارضہ کینسر بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

مرحومہ کی دو بچیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ثم آمین۔

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دو بچے عزیزم رضوان احمد ملک اور صفوان احمد ملک ہفتہ عشرہ سے شدید بخار اور خسرہ کی وجہ سے بیمار ہیں جس کی وجہ سے کافی تشویش ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(ملک بشیر احمد انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین۔

(مظفر احمد بھٹی۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کا اکلوتا لڑکا مسمی عبدالرشید اچانک آنکھ کے ایک عارضہ میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام کامیاب اپریشن اور صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

محمد اسماعیل
چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ۔

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں چھپوائی گئی ہیں۔ اس دفعہ خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ خریداران الفضل اب اس نئے چٹ نمبر کے حوالہ سے خط و کتابت کیا کریں۔ یہ نمبران کے پتہ کی چٹ پر درج ہے۔ (مینجر الفضل)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گھر سے تو کچھ نہ لائے"

(المسیح الموعودؑ)

تاجر اور دیگر آزاد پیشہ احباب کی دین کی راہ میں قربانیاں

جماعت احمدیہ کا ایک حصّہ تاجر اور دیگر آزاد پیشہ احباب پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے کاروبار میں بے حد برکت ڈال دیتا ہے اور یہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اور اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے ارشادِ خداوندی کی تعمیل میں وہ اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے اور مالی جہاد میں دل کھول کر حصّہ لیتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے اخلاص، قربانی اور ایثار پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے کہ ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجّار احباب پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصّہ لیتے ہیں۔ ان کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا لیکن اِس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

تاجر اور دیگر آزاد پیشہ احباب۔ وکلاء، ڈاکٹر اور ٹھیکیدار احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام/حصّہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی صد فیصد ادائیگی فرما کر اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں کو کھینچئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں بہت برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

خاکسار کے بیٹے سردار لطیف احمد مرحوم فلائٹ انسٹرکٹر کی امریکہ میں ناگہانی وفات پر مجھے احبابِ جماعت اور بزرگان کی طرف سے کثرت سے خطوط اور پیغامات ملے ہیں جو تعزیت، اظہارِ جذبات ہمدردی اور دعاؤں پر مشتمل ہیں۔ احبابِ کرام کا یہ سلوک ایک عاجز اور حقیر بندہ کے ساتھ فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا کا بیّن ثبوت ہے۔ ان خطوط اور دعاؤں کے طفیل ہمیں بڑی تسکین ملی اور بہت حد تک صدمہ ہلکا ہوا۔

بہت سے احبابِ کرام کو اور بیرون پاکستان کے دوستوں کو مَیں شکریہ کے خط لکھ چکا ہوں لیکن سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے اِن سطور کے ذریعہ جملہ احباب و بزرگان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ حمید سمیع مجیب خدا ان جملہ احباب کو اپنی جناب سے اجرِ جزیل عطا فرمائے اور ان کو دینی اور دنیوی نعماء سے مالا مال کر دے۔ آمین

مکرر درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ ربِّ رحمٰن رحیم عزیز مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں صبر کا اجر دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے نعم البدل دے۔ آمین

مَیں جملہ احباب کے خطوط باری باری دوبارہ پڑھتا ہوں اور حتی المقدور ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(خاکسار سردار بشیر احمد انجینئر 18/1 دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۲۹ دسمبر ۱۹۷۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت میری بیٹی عزیزہ نسرین اختر کا نکاح ہمراہ عزیزم نصر احمد ابن مکرم چوہدری محمد شفیع احمد صاحب موٹر ورکشاپ راولپنڈی بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(فضل حسین پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ آف چونترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی)

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محترم چوہدری نظام الدین صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم برادرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) چوہدری نظام الدین صاحب آف بھگرائیں گھمناں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۲۶ اپریل ۱۹۷۶ء کو بوقت سات بجے شام سی۔ ایم۔ ایچ سیالکوٹ چھاؤنی میں بعمر ۸۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف بفضلِ خدا موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۶ء کو نمازِ جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

چوہدری صاحب مرحوم اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ نے بچپن میں جبکہ جماعت نہم میں پڑھتے تھے بذریعہ خط ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں دنیوی طور پر اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات نصیب ہوئیں وہاں جماعتی لحاظ سے بھی خدمت اور قربانیاں کرنے کی توفیق پائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں چھ لڑکے (۱۔ بریگیڈیئر ریٹائرڈ اقبال احمد صاحب۔ ۲۔ مبارک احمد صاحب۔ ۳۔ ریاض احمد صاحب۔ ۴۔ لیفٹیننٹ کرنل ممتاز احمد صاحب۔ ۵۔ اعجاز احمد صاحب۔ ۶۔ ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ) اور دو لڑکیاں ہیں۔

احبابِ جماعت سے استدعا ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے اور ان کے لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد اللہ خاں چیمہ ساکن چیلے کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

بلا تبصرہ:-

اقلیتوں کے چھ نئے ارکان

اسلام آباد ۲۹ مارچ (اپ پ) قومی اسمبلی میں آج ارکان کی تعداد ۱۵۱ ہو گئی کیونکہ اقلیتوں کے چھ نئے ارکان نے آج حلف اٹھا لیا۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی نے اجلاس شروع ہونے کے فوراً بعد ان چھ ارکان سے حلف لیا جن میں مسٹر اے ایم اینڈریوز، مسٹر بشیر مسیح، مسٹر ہیوبرٹ سیموئل اور ڈاکٹر جیولین ڈین (مسیحی) بشیر طاہر (احمدی) اور پریم کیول رام تھاہانی (ہندو) شامل ہیں۔ نئے ارکان نے حلف لینے کے بعد جیسے ہی اپنی نشستیں سنبھالیں ارکانِ اسمبلی نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا۔ الیکشن کمیشن نے گذشتہ روز ان چھ اقلیتی ارکان کو بلا مقابلہ منتخب قرار دے دیا تھا۔ ان کی نشستیں پیپلز پارٹی کے ارکان کے ساتھ ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے رکن اسمبلی مولانا غلام غوث ہزاروی نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر جماعتِ احمدیہ کے ایک مبینہ بیان کی بنیاد پر بشیر طاہر کی نشست پر اعتراض کیا اور کہا کہ اگر بیان کے مطابق مسٹر طاہر احمدیہ برادری کے رکن نہیں ہیں تو اقلیتوں کے لئے مخصوص قومی اسمبلی کی نشستوں میں سے ایک نشست پر منتخب نہیں ہو سکتے۔ سپیکر نے اس موقع پر بتایا کہ اعتراض بعد از وقت کیا گیا ہے اور یہ مسئلہ پہلے الیکشن کمیشن کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا سپیکر نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی طرف سے ان کے منتخب ہونے کے اعلان کے بعد مجھے ان کے عہدے کا حلف لینا تھا۔

(نوائے وقت لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء)

مرکزی امتحانات

امسال مرکزی امتحانات ۴ جون و ۶ جون کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام اپنی مجالس کے خدام کو امتحانات کے لئے تیاری کروائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴